سوال

(190)ڈیری فارم پر زکوۃ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لوگوں نے بھینسوں اور گائیوں کے فارم بنا رکھے ہیں، ان سے زکوۃ کیسے ادا ہوگی، زکوۃ کے لیے جانوروں کا حساب ہوگا یا ان کی پیداوار یعنی دودھ وغیرہ کے حساب سے زکوۃ ادا کرنا ہوگی، قرآن وحدیث کے مطابق وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پالتو جانوروں کی چار اقسام حسب ذیل ہیں۔

1 وہ جانور جو سال کے اکثر حصہ میں باہر چرتے ہوں، ان کے لیے قیمتاً چارہ نہیں خریدا جاتا، ایسے جانوروں کی زکوۃ کے لیے تین شرائط ہیں۔ (الف) نصاب کو پہنچ جائیں۔ (ب) ان پر سال گزر جائے۔ (ج) وہ جنگلات میں چرنے والے ہوں۔

2 جانور گھروں یا ڈیری فارم میں رکھے ہوتے ہیں، ان کے لیے چارہ خریدا جاتا ہے یا کاشت کیا جاتا ہے وہ صرف دودھ یا افزائش نسل کے لیے رکھے جاتے ہیں، ایسے جانوروں کی پیداوار (دودھ) کی آمدن اگر نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو اس سے زکوۃ ادا کرنا ہوگی۔

3 وہ جانور جو کھیتی باڑی یا سواری کے لیے رکھے جاتے ہیں، ان میں زکوۃ نہیں ہوتی۔

4 وہ جانور جو تجارت کے لیے رکھے جاتے ہیں، ان کی قیمت میں زکوۃ ہوگی، مثلاً ایک بھینس اگر لاکھ روپے کی ہے تو اس میں اڑھائی ہزار روپیہ بطور زکوۃ ادا کرنا ہوگا۔ صورت مسؤلہ میں اسی تفصیل کے مطابق اگر ڈیری فارم میں گائے بھینس صرف دودھ کے لیے رکھی گئی ہیں تو ان کے دودھ کا حساب ہوگا اس سے حاصل ہونے والی رقم اگر نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو اس سے زکوۃ ادا کرنا ہوگی۔ اس صورت میں بھینسوں اور گائیوں کی مالیت پر زکوۃ نہیں اور اگر انہیں برائے فروخت رکھا گیا ہے یا انہیں گوشت کے لیے پالا گیا ہے یا بکریاں قربانی کے دنوں میں فروخت کرنے کے لیے رکھی گئی ہیں تو ان کی مجموعی مالیت پر زکوۃ ہوگی۔ ہمارے ہاں جو ڈیری فارم ہیں ان میں جانور دودھ کے لیے رکھے جاتے ہیں لہٰذا اس دودھ سے حاصل ہونے والی رقم اگر نصاب کو پہنچ جائے تو اس سے چالیسواں حصہ بطور زکوۃ ادا کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد4۔ صفحہ نمبر:189

محدث فتویٰ